ہفتہ | 28- دسمبر 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 296 | ہفتہ 16 شعبان - 1417ھ 28 فتح 1375ہش 28 دسمبر 1996ء

زبانی لاف و گزاف اثر نہیں رکھتی جب تک عمل نہ ہو

جب انسان خدا تعالیٰ کی نظر میں کسی کام کا نہیں رہتا اور اس کے وجود سے کوئی فائدہ دوسرے لوگوں کو نہیں ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ خس کم جہاں پاک کے موافق اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ غرض یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ نری لاف و گزاف اور زبانی قیل و قال کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتی۔ جب تک کہ اس کے ساتھ عمل نہ ہو۔ اور ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء سے نیک عمل نہ کئے جاویں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو یہ نہ سمجھنا کہ ان باتوں سے میرا مطلب یہ ہے کہ تم تجارت نہ کرو یا کاروبار دنیا کو ترک کر کے بیٹھ جاؤ۔ عیال و اطفال جو تمہارے گلے میں پڑے ہوئے ہیں ان کی خبر گیری نہ کرو یا بیوی بچوں یا بنی نوع انسان کے بعض حقوق جو تمہاری ذمہ داری میں داخل ہیں ان کی پروا نہ کرو۔ نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان کو بھی بجا لاؤ اور خدا تعالیٰ سے بھی غافل نہ ہو۔ جب تم اپنی دنیوی آنی اور فانی ضروریات میں اس طرح کا انہماک اور استغراق پیدا کرتے ہو تو خدا تعالیٰ سے منہ پھیر لینا اور اس کی رضا جوئی اور خوشنودی کے حصول کے واسطے کوشش نہ کرنا اور خدا تعالیٰ سے منہ پھیر لینا بھلا کس عقلمندی کا کام ہے وہ خدا جس نے ابتداء میں پیدا کیا اور درمیانی حالات بھی اس کے قبضہ اور تصرف میں ہیں اور انجام کار بھی اسی کی حکومت اور اسی سے واسطہ پڑے گا۔ اس خدا سے فارغ محض اور غافل ہو جانا اس کا نتیجہ ہرگز خیر نہیں ہو سکے گا۔ وہ خدا جس کے انعامات انسان کے ساتھ ہر حال میں شامل رہتے ہیں اور وہ بے شمار اور بے اندازہ احسانات ہیں اسی کا شکر کرتے رہنا بہت ضروری ہے۔ شکر اسی کو کہتے ہیں کہ سچے دل سے اقرار کرے کہ واقعی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ایسی ہیں کہ بیشمار اور بے اندازہ ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 643)

سچے آدمی کی بات مؤثر اور وزنی ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

کئی لوگ ہیں ویسے سچ بولتے ہیں لیکن ان کا عمل ان کو جھٹلا رہا ہے۔ سچے لوگ ہیں مگر خدا کی طرف بڑھنے کے لئے وہ مخلصانہ کوشش نہیں کرتے جس کا میں ذکر کر رہا ہوں تو جب وہ خدا کی طرف بلائیں گے تو قول سچا ہو گا اور عمل جھوٹا ہو گا اور ایسے قول کو بھی خدا جھوٹا قرار دیتا ہے۔ اور وہ شخص سمجھ بھی نہیں سکتا کہ میں نے کون سا جھوٹ بولا ہے میں تو اللہ کی طرف بلا رہا ہوں اور سچے دین کی طرف بلا رہا ہوں۔ یہ تو سچی باتیں ہیں لیکن اس کا عمل اس کو جھٹلا رہا ہو گا اور ایسے شخص کے قول کو خدا جھوٹا قرار دیتا ہے۔ اس کی مثال میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی سچائی کی گواہی دینے والے منافقین کی صورت میں آپ کے سامنے بار بار رکھی ہے۔ اس سے سچی گواہی کیا ہو سکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو سچا سمجھ رہے ہوں۔ اللہ ان کی گواہی پیش فرما کر کہتا ہے خدا گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔ خدا گواہی دیتا ہے کہ تو سچا ہے لیکن تیرے سچ کی گواہی دینے والے جھوٹے ہیں۔

تو دیکھیں بظاہر ایک متضاد بات ہے لیکن کتنی گہری صداقت اس میں پائی جاتی ہے اور تضاد نہیں ہے۔ اس میں ایک مفہوم ہے وہ سمجھنا چاہئے۔ مفہوم یہ ہے کہ ایک انسان جب قول سے کچھ کہتا ہے تو اس سے بحث نہیں کہ وہ سچی بات کر رہا ہے یا جھوٹی بات کر رہا ہے اس کے دل کا اندرونہ اس قول کی تائید میں نہیں ہے اگر عمل اس کی موافقت نہیں کرتا تو جھوٹا ہے خواہ وہ قول بظاہر سچا ہی ہو۔ تو یہ میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ جب آپ دعوت الی اللہ کریں گے اور

باقی صفحہ 7 پر

سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل کرو تا تم بخشے جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

فہرست جنازہ و حاضر و غائب

○ مورخہ 96-11-22 کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مندرجہ ذیل جنازہ حاضر و غائب بیت الفضل لندن میں پڑھائے

جنازہ حاضر

مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب

جنازہ غائب

(1) مکرم میاں محمد صادق صاحب (راہ خدا میں جان قربان کرنے والے) آف چٹھہ داد ضلع حافظ آباد 8 نومبر 1996ء کو مخالفین نے اندھا دھند فائرنگ کر کے راہ خدا میں قربان کر دیا۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بے حد شوق اور جنون تھا۔ دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں بھی آپ کی مخالفت نے زور پکڑا۔ 8 نومبر کو اپنے گاؤں چٹھہ داد سے چک چٹھہ جمعہ کی ادائیگی کے لئے جا رہے تھے۔ جب گوجرانوالہ روڈ پر پل کے قریب پہنچے تو مخالفین نے فائرنگ کر کے آپ کو راہ خدا میں قربان کر دیا۔)

(2) مکرم برادر مظفر احمد ظفر صاحب نائب امیر امریکہ

(3) مکرم غلام رسول صاحب معلم اصلاح ارشاد ربوہ

(4) مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد السلام صاحب ٹیلر ماسٹر گول بازار ربوہ والدہ مکرم عبد المنان طاہر مربی ہڈرزفیلڈ

(5) مکرمہ رضیہ بیگ صاحبہ (والدہ ملک محمد اکرم صاحب مربی سلسلہ مانچسٹر)

(6) مکرم راؤ محمد اکبر صاحب گنگاپور ضلع فیصل آباد

(7) مکرم چوہدری عنایت علی صاحب والد مکرم اخلاق احمد انجم دفتر وکالت تبشیر لندن۔

تقریب رخصتانہ

○ مورخہ 9 نومبر 1996ء کو لاہور میں مکرم اقبال احمد نجم صاحب مربی سلسلہ احمدیہ اسلام آباد کی بیٹی ربیعہ نجم کی تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی دولہا رانا محمد عامر (ولد رانا محمد اجمل صاحب) مقیم لندن حال ریواز گارڈن لاہور بارات لے کر آئے اور دعا چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی ربوہ نے کروائی۔ عزیزہ ربیعہ نجم محترم علی محمد صاحب انبالوی کی پوتی اور حضرت صوفی غلام محمد صاحب کی پڑنواسی ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

28- فتح 1375 ہش — 28 - دسمبر 1996ء

اخلاص - قربانی - استقلال

ہم نے اس خیال کا کئی دفعہ اظہار کیا ہے کہ استقلال کے بغیر انسان کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ کام کا علم بھی ہو اور کام شروع بھی کر دیا جائے تو اس کا یہ مطلب تو ہے کہ انسان صحیح راستے پر چل پڑا ہے لیکن وہ کہاں تک چلتا ہے۔ منزل تک یا منزل سے پہلے رک جاتا ہے یہ وہ بات ہے جو ہمیں بتاتی ہے کہ انسان نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے یا نہیں اور کامیابی اسے حاصل ہو گئی ہے یا نہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) یہ مثال پیش فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی کنواں کھودنے لگے اور کنواں کھودتے کھودتے اس جگہ سے جہاں اسے پانی میسر آئے گا ایک فٹ پہلے کھودنا بند کر دے تو یقیناً اس نے محنت تو بہت کی ہو گی لیکن انجام کار اسے کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب نہیں ہو گا۔ کامیابی تو اس بات کا نام ہے کہ کنواں کھودنا شروع کیا ہے تو پانی نکل آئے۔ صرف یہ کہہ دینا کہ بہت محنت کی گئی ہے' بہت سی زمین کھودلی گئی ہے' کافی نہیں ہے۔ یہاں بھی استقلال کے یہی معنے ہیں کہ کام کو اس وقت تک جاری رکھا جائے جب تک اس کا منطقی نتیجہ نہیں نکل آتا۔ کنواں تو مثال کے طور پر بیان کیا جاتا ہے لیکن اس بات کو انسان اپنے ہر کام کے ساتھ وابستہ کر سکتا ہے۔ جو کام بھی وہ کر رہا ہے اس کا علم ہونے کے باوجود اور اس کے لئے محنت کرنے کے باوجود اگر اس میں اتنا استقلال نہیں ہے کہ وہ اس کام کو اس کے منطقی نتیجے تک پہنچانے تک کام کرتا رہے تو یقیناً اس کا علم اور اس کی محنت اس کے کام نہیں آئیں گے اور اسے ان کا کچھ بھی فائدہ نہیں ہو گا۔

اگر ہم اپنی روزمرہ کی زندگی کو کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں تو استقلال کے عنصر کو ہمیشہ سامنے رکھنا پڑے گا۔ کوئی کام ادھورا نہ چھوڑا جائے سوائے اس کے کہ کچھ کام کرنے کے بعد یہ معلوم ہو کہ یہ مفید نہیں ہے پھر اس پر محنت صرف کرنا بے معنی ہو جاتا ہے۔ لیکن اسی لئے تو کہا گیا ہے کہ کام شروع کرنے سے پہلے اس کا علم حاصل کرنا چاہئے۔ علم کا حصول انسان کے دل میں یقین پیدا کر دیتا ہے کہ یہ کام کرنے کے قابل ہے' اس کے لئے محنت صرف کرنی چاہئے اور اس کا نتیجہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

جہاں تک ہماری روحانی زندگی کا تعلق ہے وہاں بھی ہم یہی بات کارفرما دیکھتے ہیں۔ استقلال کی وہاں بھی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی کہ دنیوی امور میں۔ اور استقلال کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے ان میں اخلاص اور قربانی شامل ہیں۔ بعض اوقات ہم پورے استقلال سے اس لئے کام نہیں کرتے کہ ہمارے اندر قربانی کا وہ جذبہ موجود نہیں ہوتا جو ہمیں کام کے انجام تک لے جائے۔ یا ہم اس کام کی اہمیت اس لئے نہیں سمجھتے کہ نہایت اخلاص کے ساتھ اس میں منہمک ہو جائیں۔ اگر کسی کام میں اخلاص کے ساتھ منہمک ہو جائیں اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں تو اس بات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ہم راستے میں ٹھہر جائیں۔ کہیں درماندہ ہو کر رک جائیں اور اس طرح ہمارا کیا ہوا کام بھی ضائع ہو جائے۔ آخر جس محنت کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا وہ چاہے کتنی زیادہ کیوں نہ ہو بے کار چلی جاتی ہے بلکہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ راستے میں چھوڑا ہوا کام ہمیں مایوسیوں کی کیفیت میں دھکیل دیتا ہے۔ اور مایوسی انسان کے لئے انتہائی مضرت رساں ہے۔ اسے اپنے قویٰ پر بھی اعتبار نہیں رہتا اور یہ بھی یقین پیدا نہیں ہوتا کہ وہ کوئی کام کر سکے گا۔

پس راستے میں کام نہ چھوڑا جائے اور اسے انجام تک پہنچایا جائے تو نہ صرف وہ کام ٹھیک طرح ہو جاتا ہے بلکہ دیگر کاموں کے لئے بھی حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔ اخلاص اور قربانی کے ساتھ اور مستقل مزاجی کے ساتھ انسان کام کرتا ہے تو وہ دیکھے گا کہ اس کے لئے تمام راستے کھول دئے گئے ہیں اور منزل قریب کر دی گئی ہے۔ اور جوں جوں منزل قریب آئے گی اس کے دل میں مزید تڑپ پیدا ہو گی۔ اس کا اخلاص بڑھے گا۔ اس کا قربانی کا جذبہ بروئے کار آئے گا اور وہ استقلال کے ساتھ آگے بڑھتا ہوا اپنی منزل کے قریب سے قریب تر ہو جائے گا۔ ایسا کرنے کے لئے اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ انسان دعا کے ساتھ ساتھ اپنے زور بازو سے بھی کام لے۔ اس کا زور بازو اس کی تدبیر ہے اور اس کی دعا اس کی تقدیر ہے۔ اور جب تک تدبیر اور تقدیر کو باہم نہ کیا جائے۔ اس وقت تک صحیح نتیجہ نکلنے کا یقین پیدا نہیں ہو سکتا۔

پس انسان اپنی کوشش کو بھی انتہا تک پہنچائے اور اپنی دعا کو بھی انتہا تک پہنچائے اور ان دونوں کو ساتھ ساتھ چلاتے ہوئے وہ آگے بڑھتا رہے اور ترقی پر ترقی کرتا ہوا اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔

یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے کہ انفرادی کامیابی کا بھی یہی گر ہے۔ اور جماعتی کامیابی کا بھی یہی گر ہے جماعتی کاموں میں بھی ہمیں اخلاص قربانی اور استقلال کی ضرورت ہے تدبیر کی ضرورت ہے۔ اور اسے تقدیر کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر جماعت کا ہر فرد ایسا کر سکے تو کہا جا سکتا ہے کہ جماعت من حیث الجماعت ایسا کر رہی ہے۔ یعنی اخلاص کا بھی نمونہ دکھا رہی ہے قربانی میں بھی کسی سے پیچھے نہیں ہے مستقل مزاجی کے ساتھ ہر کام کو سرانجام دیتی ہے اور جوں جوں منزل کے قریب ہوتی چلی جاتی ہے اس میں منزل کے حصول کی تڑپ بڑھنے لگتی ہے اور یہی وہ تڑپ ہے جو اخلاص قربانی اور استقلال کو مزید پختگی بخشتی ہے۔

پس ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے انفرادی کاموں میں اور اجتماعی کاموں میں ان تمام باتوں کو مدنظر رکھیں۔ جو کام بھی ہمیں کرنا ہے اس کا علم حاصل کریں اس کے لئے اپنے دل میں اخلاص پیدا کریں اس کے لئے ہر قربانی کرنے کا جذبہ دل میں موجود ہو اور پھر مستقل مزاجی کے ساتھ اس کام کو اس کے منطقی نتیجہ تک پہنچائیں۔ دنیوی امور میں بھی اور روحانی امور میں بھی۔

اگر ہم اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہیں اور اس جائزہ سے سبق سیکھنے کی کوشش کریں تو یقیناً ہم ان تمام باتوں کو مفید پائیں گے اور ہر روز اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنتی دیکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق ارزانی فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ

حسین و جمیل یادیں

حضرت صاحب کا حسن سلوک اپنے اہل خانہ کے ساتھ قابل رشک حد تک خوبصورت تھا۔ مجھے وہ الفاظ نہیں ملتے جن سے میں اس کا نقشہ کھینچ سکوں۔ بس اتنا کہہ سکتی ہوں کہ چاروں طرف پیار ہی پیار تھا۔ شفقت ہی شفقت تھی اور اس کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔ اتنا گہرا اور شدید پیار اور اتنی شفقت کہ عام انسان تو اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتا۔ بسا اوقات میں خود حیران رہ جاتی تھی۔

میری تربیت کا ہر چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی خیال رہتا۔ لیکن ہر بات اتنے پیار سے اور نرم انداز سے کہتے کہ مجھے بُرا محسوس نہ ہوتا۔ جذبات کا خیال بڑی باریکی سے رکھتے۔ بعض اوقات میں نے وہ بات محسوس بھی نہ کی ہوتی تھی لیکن حضرت صاحب کو اس کا احساس ہوتا کہ شاید اس نے محسوس کیا ہو۔ اور خود ہی اس کا ازالہ کرنے کی کوشش فرماتے۔ زندگی کے ہر پہلو پر جب میں نظر ڈالتی ہوں تو یہی محسوس کرتی ہوں کہ حضرت صاحب اس کے لئے میری کسی نہ کسی رنگ میں ضرور رہنمائی فرما گئے ہیں۔ شروع شروع میں جب میں نے گھر والوں سے اور دیگر لوگوں سے ملنا جلنا شروع کیا تو آپ نے مجھے نصیحت فرمائی کہ "دیکھو تکبر نہیں کرنا لیکن وقار سے رہنا۔"

پردے کا انتہائی خیال تھا اور اس کی ذمہ داری کا احساس مجھ میں پیدا فرماتے تھے کہ جماعت کی عورتوں کے لئے تم نے ایک نمونہ بننا ہے۔ چنانچہ شادی سے پہلے اگرچہ پردہ تو میں کرتی تھی لیکن وہ اتنا مکمل نہ تھا۔ جتنا کہ اسے حضرت صاحب کے نزدیک ہونا چاہئے تھا۔ چنانچہ شادی کے بعد میں پہلی دفعہ جب اپنی امی کی طرف گئی تو واپسی پر حضرت صاحب ساتھ تھے۔ میں پردے کے لئے عینک کا استعمال نہ کرتی تھی۔ آپ فرمانے لگے "تمہاری عینک کہاں ہے؟" میں نے کہا "وہ تو گھر ہے۔" فرمانے لگے اچھا پھر دونوں نقاب گرا لو۔ اور پھر جب ہم پہلی بار اسلام آباد گئے تو حضرت صاحب نے خود پسند فرما کر میرے لئے گہرے رنگ کے شیشوں والی عینک بنوائی اور اس بات کا خاص خیال رکھا کہ کہیں اس میں سے آنکھیں نظر تو نہیں آتیں۔

دستانوں کے متعلق مجھ سے فرمانے لگے کہ منصورہ بیگم صاحبہ پردے کی خاطر دستانے پہنا کرتی تھیں۔ مجھ سے فرمایا کہ حمید (میرے بھائی جو انگلینڈ میں قیام پذیر ہیں) سے کہو کہ وہ تمہارے لئے دستانے لے کر ایر پورٹ پر پہنچے۔

پردے کا اتنا زیادہ خیال تھا کہ میں جب درزی سے اپنے کپڑے سلوانے کے لئے نمونہ دیکھ رہی ہوتی تو اس وقت بھی یہی فرمایا کہ ایسے ڈیزائن ہونے چاہئیں جن سے کسی قسم کی بھی بے پردگی نہ ہو۔

غرض یہ کہ میری اعلیٰ ترین تربیت کا ہر وقت خیال رہتا۔ ایک دن از راہ حوصلہ افزائی فرمانے لگے۔ "میں اس ہیرے کو ہزاروں پہلوؤں سے اس طرح چمکانا چاہتا ہوں کہ دنیا جس طرف سے دیکھے اس میں چمک ہی چمک نظر آئے۔" پھر فرمانے لگے۔ "میری یہ خواہش ہے کہ تاریخ یہ لکھے کہ اس شخص کی زندگی میں دو عورتیں آئیں اور دونوں ہی عظیم۔" میں سوچتی ہوں اگر ہر خاوند کے دل میں اتنی اعلیٰ اور ارفع خواہشات اپنی بیوی کی تربیت کے لئے پیدا ہو جائیں تو پھر عورتوں کی تربیت کا مسئلہ باقی ہی نہ رہے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ عورت کی فطرت میں بنیادی طور پر یہ بات موجود ہے کہ وہ اپنے خاوند کو اپنے سے خوش دیکھنا چاہتی ہے۔ اور اگر وہ اسے صحیح اور بھرپور پیار دے تو یقیناً وہ اس کی خوشی کی خاطر اس کی ہر بات ماننے کو تیار ہو جاتی ہے۔ پھر یہ آگے مرد کا کام ہے کہ وہ اس کو صحیح راستے کی طرف راہنمائی کرے۔

پردے کی آپ انتہائی احتیاط برتتے تھے۔ ایک انگریز خاتون نے ہماری شادی کی مبارکباد کے خط میں لکھا کہ مجھے تین وجوہات کی بناء پر اس شادی کی بہت خوشی ہے۔ اور ایک وجہ یہ لکھی کہ وہ نوجوان ہیں اور ہمارے مسائل کو سمجھ سکیں گی۔ اس پر آپ نے تبصرہ فرمایا کہ وہ سمجھتی ہیں کہ تم شاید پردے میں ان کے لئے ڈھیل کروا دو گی۔ (اور یہ بات آپ کو پسند نہ آئی)۔

آپ ہر طرح کے پردے کا بہت خیال رکھتے۔ مجھ سے فرمایا کہ میرے گھر کے مردوں سے تمہارا ویسے پردہ تو نہیں ہو گا لیکن گھونگھٹ کا پردہ ہو گا۔ اور پھر ایک روز بڑے پیار سے میرا دوپٹہ ماتھے سے ذرا آگے تک لاتے ہوئے فرمایا۔ یوں دوپٹہ لیا کرو۔ میرے گھر کے مرد کیا کہیں گے حضرت صاحب کی بیوی دوپٹہ بھی اچھی طرح نہیں لیتیں۔" میں نے بے اختیار کہہ دیا۔ "اب آپ مجھے بالکل ہی مائی تو نہ بنا دیں۔" میرا یہ جواب سن کر آپ خاموشی سے مجھے دیکھتے رہے۔

ایک روز میرے نئے کپڑے سل کر آئے تو ایک قمیص کا گریبان نسبتاً کھلا بن گیا۔ میں نے جب وہ قمیض پہنی تو آپ نے فرمایا اس کا گلا کھلا ہے۔ یہ گھر میں تو پہن لو لیکن باہر نہ پہننا۔

اگلے روز میں تیار ہوئی تو میں نے ایسی قمیص پہنی ہوئی تھی جس کا گلا بند اور ہائی نیک طرز پر تھا۔ آپ غسل خانے میں سے باہر آئے تو میں Dressing Room میں کھڑی تھی۔ مجھ پر نظر پڑی تو ایک دم خوش ہو کر فرمایا:۔

"تم نے میری بات کا خیال رکھا۔" اور میری اس قمیص کے گلے کو پسند فرمایا۔

> جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

انور ندیم علوی

محترم ڈاکٹر عبدالسلام

ڈاکٹر عبدالسلام جیسے انسان روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ بیسویں صدی کے اس عظیم سائنسدان کو صرف دیکھ لینا بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔ ہمیں اس بات پر ہمیشہ ناز رہے گا کہ ہم نے ڈاکٹر عبدالسلام کو نہ صرف دیکھا ہے بلکہ ان سے ملے ہیں۔ مصافحہ کیا ہے۔ نیز چند منٹ انکے پاس بیٹھنے کا موقعہ بھی ملا ہے۔ ڈاکٹر صاحب سے ہماری ملاقات صرف "ڈیڑھ" مرتبہ ہوئی ہے۔ پہلی ملاقات آج سے قریباً دس سال پہلے لندن میں ہوئی۔ جلسہ سالانہ (یو۔کے) لندن میں اجلاس کے بعد ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہمیں اس صدی کے عظیم سائنسدان سے چند لمحے ملنے اور انکی صحت کے متعلق ایک دو فقرے بولنے اور سننے کا موقعہ میسر آیا۔ ڈاکٹر صاحب ہمیں قطعی طور پر نہیں جانتے تھے۔ لیکن یہ کیا کم تھا کہ ہم اپنے ملک پاکستان کے اس عظیم سپوت کو جانتے ہیں اور ان سے ملاقات کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔ محترم ڈاکٹر عبدالسلام کی آنکھوں میں ذہانت کی ایک خاص چمک ہے۔ "آدھی ملاقات" آج سے قریباً پانچ سال قبل ہوئی۔ ہم نواب شاہ میں عدالت سے فارغ ہو کر گھر آ رہے تھے کہ ہمارے گھر کے گیٹ کے سامنے سے نیلی پجیرو واپس مڑ رہی تھی میں گاڑی سے اترا تو سامنے گاڑی میں ڈرائیور کے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص پر گمان گزرا کہ جیسے ڈاکٹر عبدالسلام بیٹھے ہوں۔ بہت حیران ہوا کہ یہاں نواب شاہ میں ڈاکٹر عبدالسلام....؟ مگر جب وہ نیچے اترے تو انہوں نے اپنا تعارف کرایا۔ "ملک عبدالسمیع" مکرم ملک مبشر احمد صاحب آف کراچی نے انہیں ہمارا ایڈریس دیا تھا۔ مکرم عبدالسمیع صاحب ڈاکٹر عبدالسلام کے حقیقی بھائی ہیں۔ وہی ناک نقشہ وہی لب و لہجہ۔ مکرم عبدالسمیع صاحب کا ذکر آیا تو دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ انکے لئے دعا کی درخواست کروں۔ نواب شاہ میں اپنی ملازمت کے سلسلہ میں کئی سال انکا قیام رہا۔ پھر میں پنجاب میں تھا کہ اطلاع ملی کہ وہ اچانک بیمار ہو گئے ہیں اور نواب شاہ سے چلے گئے ہیں۔ جمعہ کے دن وہ فرم کی گاڑی استعمال نہ کرتے اور عموماً ہمیں خدمت کا موقعہ مل جاتا۔ بہت نفیس اور محبت کرنے والے انسان ہیں۔ ان سے مل کر لگتا ہے جیسے ڈاکٹر عبدالسلام "سے آدھی ملاقات" ہو گئی ہو۔

ہم نہ تو سائنسدان ہیں۔ نہ ہی محترم ڈاکٹر عبدالسلام سے کوئی ذاتی تعلق یا جان پہچان تھی۔ البتہ ایک بڑا ہی مضبوط تعلق ہے۔ بحیثیت پاکستانی ہم اپنے وطن عزیز کے اس درخشندہ ستارے پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ مجھے اس بات میں رتی بھر شبہ نہیں ہے کہ میرے جیسے کسی قلمکار کی یہ چند سطریں محترم ڈاکٹر صاحب کی عظمت میں اضافہ نہیں کر سکتیں البتہ یہ تو مجھ ایسے "غیر ہنر مندوں" کیلئے ایک اعزاز کا باعث ہے۔ یقیناً سوت کی انٹی سے "یوسف" تو نہیں خریدا جا سکتا لیکن یوسف کے خریداروں کی لسٹ میں شامل ہوا جا سکتا ہے۔

ہم چند باتیں محترم ڈاکٹر صاحب کے حالات کے حوالے سے عرض کریں گے۔ ڈاکٹر صاحب کا تعلق ایک درمیانے طبقے کے گھرانے سے تھا۔ آپ کا آبائی شہر جھنگ ایک پسماندہ علاقہ ہے۔ سائنس اور ٹکنالوجی کے لحاظ سے (ایک محتاط جائزے کے مطابق) پاکستان دنیا کے اکثر ممالک سے بہت پیچھے ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود پاکستان کے اس قابل فخر سپوت نے اپنی محنت اور خداداد صلاحیت سے وہ کارنامہ سرانجام دیا ہے جس کے لئے لاکھوں نہیں کروڑوں انسان دل میں حسرت رکھتے ہیں۔ محترم ڈاکٹر عبدالسلام نے یہ ثابت کر دکھایا کہ ذہانت صرف امیر اور ترقی یافتہ ممالک کا ورثہ نہیں ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب کو ملنے والے اعزازات کی فہرست بہت طویل ہے۔ دنیا بھر کی یونیورسٹیوں نے انہیں اپنے اپنے ملک کے اعلیٰ ترین اعزازات سے نوازا۔ میری ذاتی رائے کے مطابق ان مختلف ممالک کی طرف سے محترم ڈاکٹر صاحب کو اعزاز دینا بذات خود ان ممالک کیلئے بھی عزت کی بات تھی۔ محترم ڈاکٹر صاحب اپنی لیاقت محنت اور خدا داد صلاحیت کی بنیاد پر اس مقام تک پہنچ چکے تھے کہ کسی بھی ملک میں ڈاکٹر عبدالسلام کا جانا اس ملک کی عزت اور توقیر کا باعث تھا۔

واحد نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کا ایک عظیم کارنامہ اٹلی میں بین الاقوامی نظری طبعیات کا مرکز ہے۔ ترقی پذیر ممالک کے نوجوان سائنسدانوں کے لئے یہ ادارہ ایک نعمت سے کم نہیں۔ محترم ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان میں سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے لئے بہت محنت اور کوشش کی ہے۔ مگر افسوس کہ پاکستان کے اس جوہر قابل کی تجاویز سے کما حقہ فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔ صرف یہی نہیں کہ آپ کی تجاویز سے فائدہ نہیں اٹھایا گیا بلکہ الٹا بعض تعصب پسند حلقوں کی جانب سے آپ کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔

محترم ڈاکٹر عبدالسلام ہمیشہ ہی اپنے وطن پاکستان کے لئے ترقی اور فلاح کی تدبیریں سوچتے رہے۔ اپنے ہی ملک کے اندر ایک مخصوص گروہ کے تعصب کی وجہ سے آپکو تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ مظاہرے کئے گئے توہین آمیز سلوک کیا گیا۔ حتیٰ کہ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق آپکو قتل کی دھمکیاں بھی دی گئیں مگر آفرین ہے اس عظیم فرزند کو جس نے اپنی مادر وطن کا نام اونچا رکھنے کے لئے ہمیشہ اپنے پاکستانی ہونے پر فخر کیا اور نوبیل انعام بھی شلوار قمیض اور شیروانی پہن کر وصول کیا۔ بڑے لوگوں کو قدرت دل بھی بڑے دیا کرتی ہے مگر ہم اکثر یہ سوچتے ہیں کہ ہر شخص کو ڈاکٹر عبدالسلام کا ظرف تو عطا نہیں ہوتا کہ اپنوں کا ہر ستم سہہ کر بھی پاکستان کے لئے سوچے اور پاکستانی بن کر رہے۔ آخر ہمارے رویوں میں کب تبدیلی آئے گی؟ ہم میں قومی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد ماضی

سردار رفیق احمد صاحب پرنسپل نصرت جہاں ہائی سکول شانتو۔ لائبیریا

محترم ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب کا ذکر خیر

خاکسار کے والد محترم ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب گزشتہ سال 27- دسمبر 1987ء ہمیں داغ مفارقت دے گئے یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ اس نے والد صاحب کو 53 سال تک دینی، جماعتی اور بنی نوع انسان کی خدمات کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ والد صاحب کی ان خدمات اور قربانیوں کو قبول فرمائے۔ آمین

محترم والد صاحب کی پیدائش 1906ء کی ہے۔ خاکسار کے دادا حضرت سردار عبدالرحمان (سابق مہر سنگھ) صاحب تحریر فرماتے ہیں 5-1904ء کے قریب کا واقعہ ہے کہ میرا بڑا لڑکا بشارت احمد فوت ہو گیا۔ اس کی والدہ غلام فاطمہ (جو 9- جون 1917ء میں فوت ہو کر مقبرہ بہشتی میں سو رہی ہیں) نے حضرت بانی سلسلہ کو خواب سنائی اور کچھ چندہ دیا۔ خواب یہ تھی کہ ہمیں خدا لڑکا دے گا اور اس کا نام نذیر احمد رکھنا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہو تو میرے پاس لانا۔ چنانچہ 2- اکتوبر 1906ء کو لڑکا پیدا ہوا اور حضرت صاحب کی خدمت میں لے گئیں اور خواب بھی سنائی کہ اس کا نام نذیر احمد رکھنا حضرت صاحب نے لڑکے کو گود میں لیا اور پیار کیا اور فرمایا "ایک نذیر تو دنیا سے سنبھالا نہیں جاتا ایک اور نذیر آگیا"

گو یہ جملہ تو ظریفانہ تھا مگر آپ کے حق میں بہت بابرکت ثابت ہوا۔ چنانچہ جب اٹلی اور ایبے سینیا کی جنگ 1934ء میں شروع ہوئی تو حبشہ والوں کو ڈاکٹرز نہیں ملتے تھے۔ حبشہ کے آباؤ اجداد نے صحابہ کو مظالم سے پناہ دی تھی۔ اس قومی قرضہ کو ادا کرنے کے لئے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد پر حبشہ گئے اور آپ نے 1900 زخمیوں اور بیماروں کے علاج معالجہ اور مرہم پٹی سے اپنے فرائض کو ادا کیا اور نہایت خطرناک مواقع پر اہالیان حبشہ کی خدمت کی۔ آخر اختتام جنگ پر جب بادشاہ پھر بحال ہوا تو محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب بادشاہ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ بادشاہ نے آپ کو پہچان لیا کیونکہ آپ بادشاہ کے ساتھ شریک طعام ہو چکے تھے' بادشاہ نے آپ کو میڈیکل افسر بنا دیا اور اسی طرح آپ نے آٹھ سال حبشہ میں اپنے فرائض ادا کئے۔

بعد ازاں والد محترم عدن' ایبے سینیا فلسطین مصر' شام یمن وغیرہ میں علاج معالجہ و دعوت حق کے بعد 1953ء میں فسادات کے دوران ربوہ پہنچے اور چند روز ربوہ قیام کے بعد حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد پر واپس مشرقی افریقہ دین کے فرائض سرانجام دینے کے لئے بھجوا دیئے گئے۔ وہاں آپ کینیا اور یوگنڈا کے ہسپتالوں میں خدمت بجالاتے رہے۔ 1966ء میں واپس پاکستان آئے مگر جلد ہی تحریک جدید کے تحت سیرالیون میں بمقام "بواجے بو" ڈاکٹر بنا کر بھیج دیئے گئے۔ غالباً 2 سال سروس کے بعد ڈبلن میڈیکل کورس کرنے چلے گئے اور پھر انگلستان رہائش رکھ لی مگر جب نصرت جہاں سکیم کی ابتداء 1970ء میں ہوئی تو آپ نے اس مبارک سکیم پر لبیک کہا اور پانچ سال تک گھانا اور سیرالیون میں طبی اور دینی خدمات بجالاتے رہے اس سروس کے دوران 1977ء میں خاکسار کے پاس چند ہفتوں کے لئے لائبیریا بھی تشریف لائے۔ 1980ء میں قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نے آپ کو سکنڈے نیویا کے ممالک کے دورہ پر بھی بھیجا۔ بیرون ملک وقف عارضی کی بھی توفیق آپ کو ملی اور سپین اور مراکش تشریف لے گئے۔ گزشتہ سال 1987ء کے جلسہ سالانہ لندن میں ایک مراکش فیملی جو آپ کے ذریعہ حلقہ بگوش احمدیت ہوئی تھی لندن آپ کے ساتھ قیام پذیر ہوئی۔ جنوبی افریقہ بھی وقف عارضی پر باوجود نہایت کمزوری صحت تشریف لے گئے۔ اس طرح کینیڈا اور امریکہ کا بھی دورہ کیا۔ چونکہ والد صاحب کو ایک لمبا عرصہ حبشہ میں اہل حبشہ کی طبی خدمات کی توفیق ملی تھی وہاں کا بادشاہ ہیل سلاسی آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ ایک مرتبہ یوم آزادی کی تقریب کے موقع پر شاہ حبشہ نے آپ کے بارے میں یہ الفاظ کہے O'That Fanticperson اسی طرح کینیا میں بھی آپ کو طبی اور دینی خدمات کی توفیق ملی اور کینیا کے سابق صدر جوموکینیاٹا سے آپ کے تعلقات بہت اچھے تھے۔ ایک مرتبہ جوموکینیاٹا نے محترم شیخ مبارک احمد صاحب (جو اس وقت مربی انچارج تھے) سے کہا کہ ڈاکٹر نذیر احمد کہاں ہیں انہیں کہیں کہ میرے گاؤں جاکر ہسپتال کھولیں۔ اس لئے کہ کینیا کی آزادی سے قبل جوموکینیاٹا حراست میں تھے اس وقت میڈیکل انچارج محترم والد صاحب ہی تھے اور رپورٹ آپ کو ہی کرنا پڑتی تھی۔ چنانچہ اس وقت والد صاحب نے جوموکینیاٹا کو کلام الٰہی مع انگریزی ترجمہ کے تحفہ میں دیا۔ جسے اس نے بڑی خوشی سے قبول کیا۔ والد صاحب اس کو پڑھایا کرتے تھے اور وہ خود بھی اس کا مطالعہ کیا کرتا تھا۔ آزادی ملنے کے بعد اس نے ایک مرتبہ ذکر کیا تھا کہ میں کلام الٰہی کا ترجمہ ختم کر چکا ہوں۔

والد صاحب نے ساری عمر حضرت بانی سلسلہ کی برکت کے نتیجہ میں سلسلہ کیلئے وقف کر رکھی تھی اور باوجود ڈاکٹر پیشہ ہونے کے نہایت سادہ زندگی بسر کی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاتھوں سے برکت پانے والا وجود ملک ملک دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کر کے 27 دسمبر 1987ء کو اپنے حقیقی مولیٰ کے حضور حاضر ہو گیا۔

خاکسار خاندان حضرت بانی سلسلہ و بزرگان سلسلہ اور قارئین سے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں والد بزرگوار کی صفات حسنہ کو زندہ رکھنے کی توفیق بخشے اور والد صاحب کو مقام خاص سے نوازے۔ آمین

خاکسار (نسیم سیفی) گزارش کرتا ہے کہ خاکسار سیرالیون میں تھا۔ تو ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب بھی سیرالیون میں تھے پہلے تو کچھ عرصہ جورو میں رہے اور پھر روکوپور میں خاکسار سے ملنے فری ٹاؤن تشریف لایا کرتے تھے اور خاکسار بھی دورے کے ایام میں روکوپور کا قیام مکرم ڈاکٹر صاحب کے ہاں کیا کرتا تھا۔ نہایت عزت سے پیش آتے تھے اور ان کی بیگم بڑے اہتمام سے آرام و آسائش کا خیال رکھتی تھیں۔

بیت الحمد میں جب بھی کوئی تحریک کی آپ نے سب سے پہلے اس میں حصہ لیا۔ دوسرے دوستوں پر بھی اس کا نہایت اچھا اثر ہوتا تھا اور انہیں دیکھ کر وہ بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ جلسوں میں نہایت جوشیلی تقریر کر کے دلوں کو گرما دیتے تھے اور لطف یہ تھا کہ سامعین کی توجہ قائم رکھنے کے لئے بعض اوقات انہیں تقریر کے دوران شگفتہ باتوں سے ہنسا بھی دیتے تھے۔

ایک دفعہ فری ٹاؤن آئے ہوئے تھے۔ ہم دونوں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ اطلاع ملی کہ حضرت صاحب سیرالیون کے دورہ پر تشریف لا رہے ہیں (اگرچہ بعد میں حضرت صاحب تشریف تو نہ لا سکے) فوراً بیگ کھولا اور اس میں سے تین سولیون (لیون سیرالیون کا سکہ ہے اس وقت تقریباً دس روپے کے برابر تھا) مجھے پکڑا دیئے کہ میری طرف سے اخراجات کے لئے یہ چندہ کی پہلی قسط وصول کرلیں۔ ان کا فری ٹاؤن آنا یا خاکسار کا روکوپور جاکر ان کے ہاں قیام کرنا بالکل ایسا ہی ہوتا تھا کہ جیسے ایک ہی گھر کے افراد اکٹھے رہ رہے ہیں۔ بعض اوقات (بلکہ اکثر اوقات) ایسا بھی ہوا کہ روکوپور میں انہیں پتہ چلا کہ میں چند دنوں تک روکوپور کا دورہ کرنے والا ہوں تو اپنی بیگم کو فری ٹاؤن بھیج دیتے کہ جلدی سے کچھ کھانے پینے کا سامان لے آؤ۔ اور وہ پاکستانی مزاج کے مطابق ڈیپارٹمنٹل سٹور سے سودا خرید کر لے جاتیں۔

اس جگہ اس بات کا ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کی بیگم صاحبہ جو جرمن نژاد تھیں ان کا اور ان کے مہمانوں کا بہت اچھی طرح خیال رکھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس نیکی کی جزا دے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کو اپنے قرب سے نوازے۔ اور ان کی اولاد کو انہیں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین حق کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔

(ماہنامہ تحریک جدید اکتوبر 1988ء)

آہ! ڈاکٹر عبدالسلام

ہو گئے ڈاکٹر سلام بھی فوت — موتِ عالم ہے اک جہان کی موت
جب بلایا رفیق اعلیٰ نے — پھر نہ کی دیر مردِ دانا نے
ماہرِ علم طبعیات تھا وہ — کاشفِ رازِ کائنات تھا وہ
جب مرض نے اُسے کیا مجبور — چلنے پھرنے سے ہو گیا معذور
کام کرتا رہا دماغ اُس کا — جگ میں روشن رہا چراغ اُس کا
سائنس دانوں کو ناز تھا اُس پر — اُس پہ عاشق تھے اسود و احمر
طاقتیں چار تھیں مدارِ حیات — اور انہیں پر تھا انحصارِ حیات
اُس نے ثابت کیا کہ تین ہیں وہ — اثر انداز ہیں زمیں پہ جو
تین کو دو وہ کرنے والا تھا — فہم اُس کا بہت ہی اعلیٰ تھا
دو کو پھر ایک ہی بنا دیتا — یہ کرامت بھی وہ دکھا دیتا
دو کو جب ایک کر دکھاتا وہ — راہِ وحدانیت پہ لاتا وہ
پھر وہ کہتا کہ ایک ہی طاقت — حکمراں ہے یہاں بلا شرکت
نام ہے اُس کا خالقِ اکبر — ہے وہی کائنات کا محور
ایک ہی طاقتِ عظیم ہے وہ — حیّ و قیوم ہے قدیم ہے وہ
اُس نے ایسا عظیم کام کیا — جگ میں اونچا وطن کا نام کیا
بالیقیں یہ وہ کارنامہ ہے — معترف جس کا اک زمانہ ہے
کام اُس کا جو ناتمام رہا — اُس کو خالق کرے گا خود پورا
ایسا انساں بھی کوئی آئے گا
تین کو ایک کر دکھائے گا

سلیم شاہجہانپوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع نون

ایک یادگار سفر کی روح پرور یادیں

احمدیہ ٹیلی ویژن مہجور جماعت احمدیہ کے لئے وصل کی نوید لاتی ہے یہ فتح و کامرانی کی علامت ہے یہ ایک روحانی اور علمی مائدہ ہے جس کی افادیت کا اندازہ کرنا بھی آسان نہیں ہے کبھی کبھی ایسے بزرگوں کی گفتگو سننے کو ملتی ہے جو اللہ کے حضور پہنچ چکے ہیں۔ اس سے قلب و روح کی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔

اگلے روز میرے دیرینہ دوست مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب (وفات یافتہ) احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت امام ثانی کے ساتھ کام کرنے کی میٹھی میٹھی یادوں کا تذکرہ کر رہے تھے اس دوران مولانا نے نخلہ (جابہ) ضلع خوشاب کے مقام پر قیام کے دوران کلام الٰہی کے ترجمہ کرنے میں حضرت صاحب کی مصروفیات اور محویت کا ذکر کیا ان دنوں حضرت صاحب کی طبیعت خراب تھی مگر کلام الٰہی کے ساتھ عشق کا یہ عالم کہ خدمت کلام الٰہی میں کسی قسم کی تاخیر یا التواء آپ کو منظور نہیں تھا۔

احمدیہ ٹیلی ویژن پر یہ تقریر سنتے وقت مجھے ایک واقعہ یاد آیا جو اسی زمانے کا ہے جس کا ذکر مولانا کر رہے تھے منگووالی ضلع سرگودھا کے ایک بڑے زمیندار تھے جو اس واقعہ سے کچھ عرصہ قبل حلقہ بگوش احمدیت ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک نئی کار خریدی یاد رہے کہ ان دنوں نئی کار شاذ ہی دستیاب ہوتی تھی عام طور پر پرانی کاروں کی خرید و فروخت ہوا کرتی تھی رائے امان اللہ صاحب کی یہ خواہش تھی کہ حصول برکت کے لئے اس زیرو میٹر کار میں پہلا سفر حضرت صاحب کی زیارت اور ملاقات کے لئے اختیار کیا جائے اور مجھے ہمراہ لے جانے پر اصرار کیا میں نے سوچا کہ حضرت صاحب علیل ہیں اور بے حد مصروف اگر ملاقات نہ ہو سکی تو رائے صاحب کو مایوسی ہو گی میں نے تجویز پیش کی کہ جناب ملک صاحب خان صاحب نون کو ساتھ چلنے کو کہا جائے اس طرح حضرت صاحب کی زیارت کا شرف حاصل ہونے کا امکان زیادہ ہو گا چنانچہ ملک صاحب موصوف میری گزارش پر ہمراہ چلے گئے ہم ڈیڑھ گھنٹے بعد نخلہ میں پہنچ گئے حضرت صاحب کی خدمت میں ملک صاحب نے اطلاع بھجوائی تو آپ جلد ہی تشریف لائے اور ہم تینوں زیارت و ملاقات سے شاد کام ہوئے اور اپنے نصیب پر ناز کرتے رہے یہ آدھ گھنٹے کی ملاقات تھی ملک صاحب نے حضرت صاحب سے طبیعت کا حال پوچھا تو آپ نے فرمایا بیمار ہوں اور پھر ترجمہ کلام الٰہی کا کام بہت محنت سے کرنا پڑتا ہے جس سے بے حد کمزوری ہو جاتی ہے۔

ملک صاحب خان نون صاحب بے تکلفی سے مگر بے حد احترام کے ساتھ حضرت صاحب سے گفتگو کیا کرتے تھے۔

بے ساختہ یوں گویا ہوئے کہ "حضرت" اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ کلام الٰہی کی تشریحات جو پہلے ہی فرما چکے ہیں وہ اللہ چاہے تو ہماری نسلوں کے لئے بھی کافی ہیں لیکن آپ جیسا امام ملنا مشکل ہو گا خدا کے لئے آرام فرمایا کریں تا آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رہے۔ حضرت صاحب اس پر مسکرائے اور فرمایا ملک صاحب اپنی صحت کے لئے کلام الٰہی کے کام کو ادھورا تو نہیں چھوڑ سکتا۔

خادم اور مخدوم کی اس شیریں گفتگو سے ایسا روحانی حظ نصیب ہوا جس کی یاد 36/37 سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود ذہن میں اس طرح تازہ ہے جیسے کل کی بات ہے واپسی کی اجازت حاصل کر کے ہم اپنی خوش بختی پر فخر کرتے ہوئے اور بزبان حال یہ کہتے ہوئے اپنے گھروں کو لوٹے کہ:

آپ کا روئے تابناک دیکھ کے خوش ہوں اس قدر
جیسے کہ میری گود میں ماہ تمام آ گیا۔

اب اس مختصر قافلے میں سے میں اکیلا دنیا میں رہ گیا ہوں۔ ملک صاحب خان نون صاحب کی یاد بہت آتی ہے شاید اس کی وجہ یہ بھی ہو کہ انہیں اور کوئی یاد کرنے والا نہیں ہے۔

مجھے ملک صاحب کو بہت قریب سے دیکھنے کے مواقع ملے۔ کئی سفروں میں اکٹھے رہے۔ اس رئیس ابن رئیس کی عادات و اطوار درویشانہ اور بے حد سادہ تھیں جو امراء کے لئے بطور خاص نمونہ ہیں۔ زھد و تقویٰ میں اعلیٰ مقام انہیں حاصل تھا امامت کے ساتھ گہری دلی وابستگی تھی۔ کچھ عرصہ قبل مجھے ملک صاحب کے بعض حالات الفضل میں شائع کرانے کی توفیق ملی تھی مگر ملک صاحب کے اس کشفی نظارے کو جس نے ملک صاحب کی زندگی میں ایک روحانی انقلاب برپا کر دیا تھا شائع کرانے پر قدغن ہے۔ ملک صاحب 1968ء میں اللہ کو پیارے ہو گئے اور یوں تحصیل بھیرہ کی وسعتوں میں آباد نون قوم میں ایمان و ایقان کی ایک ہی قندیل روشن تھی جو بجھ گئی۔

پہلے ہی کم تھی قریہ جاناں میں روشنی
اور اس پر کچھ چراغ بھی کم کر دیئے گئے

یہ ملک صاحب کی شان تقویٰ ہی تھی کہ نہایت سادہ لباس تہمد باندھے کھلے گریبان کا کرتہ پہنے پاؤں میں دیسی جوتی ہوتی جب ٹوانوں اور نون خاندان کے اجتماع میں جاتے جن میں فوجی کرنل بریگیڈیئر ڈی آئی جی پولیس بلکہ خود وزیر اعظم سر فیروز خان نون بھی ہوتے تو سبھی احتراماً کھڑے ہو کر صف بستہ ہو جاتے اور ملک صاحب خان صاحب کو جھک جھک کر سلام کرتے جاتے۔

یہ امر اطمینان کا باعث ہے کہ ان نون قوم کے رؤسا میں تعصب نام کی کوئی شے نہیں بلکہ ان کے اکثر بزرگوں کے حضرت امام اول اور حضرت امام ثانی کے ساتھ گہرے عقیدت مندانہ مراسم تھے اس کی بہت سی عمدہ مثالیں ان بزرگوں کی زبانی میں نے محفوظ کی ہوئی ہیں۔

ملک سرفیروز خان صاحب نون عمر کے آخری چند سالوں میں چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے تھے ویل چیئر پر سیر کرتے تھے۔ اس حالت میں بھی ہر ہفتے مجھے فون کرتے۔ حضرت امام ثانی کی خیریت دریافت کرتے اور "حضرت صاحب کے الفاظ ہی استعمال کرتے پھر "بھائی جی" یعنی ملک صاحب خان نون کا حال دریافت فرماتے اور ان دونوں ہستیوں کو سلام پہنچانے کا فرض مجھے سونپ دیا کرتے۔ ایک دن ملک صاحب موصوف نے ملک صاحب خان نون صاحب کی صحت کا حال دریافت کیا میں نے کہا اللہ کے فضل سے ٹھیک ہیں ملک سرفیروز خاں صاحب نون نے فرمایا ان کی صحت تو ٹھیک ہو گی کیونکہ باقاعدگی سے ورزش کرتے ہیں میں نے تعجب سے پوچھا کہ ورزش تو وہ نہیں کر سکتے ملک سرفیروز خان صاحب نے فرمایا۔ عزیزم دن میں چھ بار باقاعدگی سے عبادت کرتے ہیں۔ اس عمر میں یہ کافی ورزش ہے انہیں علم تھا کہ نوعمری سے ملک صاحب خان صاحب پچھلی رات کی عبادت بھی کرتے تھے اور اس میں کبھی ناغہ نہیں ہونے دیتے تھے۔

خدا کرے کہ اس غیر متعصب قوم میں بہت سے "صاحب خان نون" پیدا ہوں جو اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہوں اور تقویٰ کی راہوں پر چلنے والے ہوں۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

طب و صحت

ڈاکٹر ایس اے اختر

نمونیا (PNEMONIA)

نمونیا سے مراد پھیپھڑوں کی سوزش ہے۔ اور ایک قسم کے بیکٹریا جسے نیوموکوکائی کہتے ہیں پیدا ہوتی ہے۔ یہ جراثیم جسم میں داخل ہو کر پھیپھڑوں کے خلیات کو تباہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پھیپھڑوں کے خلیات میں پانی بھرنا شروع ہو جاتا ہے اس طرح جسم کو آکسیجن کم ملتی ہے۔ پھیپھڑوں کی جھلی جسے پلیورا کہتے ہیں۔ متورم ہو جاتی ہے۔ خون میں زہریلا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ دل پر دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ اور اس وجہ سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ یہ مرض سردی کے موسم میں زیادہ ہوتا ہے۔ ہر عمر کا شخص اس مرض میں مبتلا ہو سکتا ہے لیکن زیادہ تر واقعات ابتدائی اور درمیانی عمر کے لوگوں میں ہوتے ہیں۔

علامات 1۔ نمونیا میں جسم کا درجہ حرارت 40 سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔

2۔ مرض کی ابتدا شدید اور اچانک ہوتی ہے۔ سخت کپکپی محسوس ہوتی ہے۔ مریض کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔

3۔ مریض کے سانس میں تیزی آ جاتی ہے۔ بعض مریضوں کو قے آ جاتی ہے۔ بچوں میں تشنج کے دورے پڑ سکتے ہیں۔

4۔ تمام جسم میں درد محسوس ہونے لگتا ہے۔ بھوک میں کمی آ جاتی ہے۔ سینے میں درد ہوتا ہے۔ جو بعض دفعہ ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ یہ درد سانس لینے میں خاص طور پر بڑھ جاتا ہے۔

5۔ نمونیا کی ابتدا میں کھانسی خشک ہوتی ہے۔ جو بعد میں بلغم والی ہو جاتی ہے۔ یہ بلغم گاڑھی اور لیس دار ہوتی ہے۔ اور اس کو خارج کرنے میں کافی دقت پیش آتی ہے۔ کبھی کبھی اس میں خون کی آمیزش بھی ہوتی ہے۔

6۔ بچوں میں نمونیا میں بخار تیز ہونے کی وجہ سے کپکپی اور تشنج کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔ یہ کپکپی ملیریا بخار۔ گردوں کے انفیکشن یا گلوں (Tonsils) کی زیادہ خرابی میں بھی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا نمونیا میں ان باتوں کو ذہن میں رکھنا چاہئے۔

7۔ نمونیا کا حملہ اگر شدید نہ ہو۔ تو 3 یا 4 دن کے اندر بخار اتر جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ دوسری علامات بھی کم ہو جاتی ہیں۔

تشخیص 1۔ خون کا معائنہ۔ اس میں سفید خلیوں کی تعداد 15000 سے 30000 ہزار اور پولی مارف (Polymor P H) خلیے کی تعداد 80 سے 90 فیصد تک ہو جاتی ہے۔

2۔ بلغم میں خوردبین کی مدد سے ان جراثیم کو دیکھا جا سکتا ہے۔

3۔ ایکس رے کی مدد سے بھی نمونیا کی صحیح تشخیص اور اس سے پیدا شدہ پیچیدگیوں کا صحیح اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

4۔ سینے کا مشاہدہ اور معائنہ سٹیتھوسکوپ سے کرنے سے بھی نمونیا کی صحیح تشخیص کی جا سکتی ہے۔

احتیاطی تدابیر 1۔ نمونیا کی صورت میں مریض کو بہت آرام کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اس کے دل پر دباؤ نہ پڑے۔

2۔ نمونیا کے مریض کو علیحدہ کمرے میں رکھیں اور کمرے کا درجہ حرارت نارمل رکھیں۔

3۔ مریض کے پاؤں کو گرم پانی کی بوتلوں کے ذریعے حرارت پہنچائی جائے۔

مریض کو نرم۔ زود ہضم اور طاقت بخش غذا دی جائے مثلاً انڈا۔ دودھ۔ گوشت کی یخنی۔ شوربا وغیرہ۔

علاج نمونیا کے مریضوں میں علاج شروع کرنے سے پہلے ان کے خون، پیشاب کا ٹیسٹ اور چھاتی کا ایکسرے کروانا چاہئے اور اپنے قریبی ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہئے اس سلسلہ میں غیر مستند جعلی ڈاکٹروں یا نیم حکیموں سے اجتناب کرنا چاہئے۔ تاکہ معاملہ بگڑ نہ جائے۔ اور ڈاکٹر سے مشورہ کرنے کے بعد مکمل علاج کروانا چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30938 میں سیدہ بلقیس بیگم زوجہ سید نثار احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-8-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیور طلائی وزنی ساڑھے اٹھتر گرام مالیتی -/35000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین واقع چک نمبر 114 برقبہ ایک مربع مالیتی -/125000 روپے۔ جس کے وارث تین بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ 3۔ نقد رقم -/170000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سیدہ بلقیس بیگم 6/4 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 1 عامر نثار سید 6/4 دارالبرکات ربوہ گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد ناصر دارالبرکات ربوہ۔

مسل نمبر 30939 میں فضل احمد ناصر ولد فیض احمد فیض قوم کاہلوں پیشہ تعلیم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-3-6 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فضل احمد ناصر۔ ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 آصف محمود ڈار وصیت نمبر 29405 گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر 29406۔

مسل نمبر 30940 میں قیصر محمود ولد چوہدری خالد ممتاز صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-4-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد قیصر محمود 14/2 دارالعلوم جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد وصیت نمبر 21058 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد ورک وصیت نمبر 24622۔

مسل نمبر 30941 میں شیخ مبشر احمد ولد میاں منیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھدو بسراء ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ موٹر سائیکل مالیتی بتیس ہزار روپے اور سرمایہ تجارت پچاس ہزار روپے کل جائیداد بیاسی ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ ہزار روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ مبشر احمد دھدو بسراء ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 منشی سلطان احمد وصیت نمبر 22951 گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد ظفر وصیت نمبر 17411۔

مسل نمبر 30942 میں انعام اللہ جوئیہ ولد احمد شیر صاحب جوئیہ قوم جوئیہ پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 152 ش ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-10-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم چار ہزار چار صد روپے اس وقت مجھے مبلغ چھ صد روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد انعام اللہ جوئیہ چک نمبر 152 ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 احمد خان جوئیہ مربی سلسلہ وصیت نمبر 25636 گواہ شد نمبر 2 ملک احمد شیر جوئیہ والد موصی۔

مسل نمبر 30943 میں قریشی منور احمد ولد قریشی عبدالرحمان صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-7-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ موٹر سائیکل سوزو کی مالیتی پندرہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 8745 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد قریشی منور احمد C 167 لطیف آباد نمبر 6 حیدر آباد گواہ شد نمبر 1 منصور احمد وصیت نمبر 19495 گواہ شد نمبر 2 نصیر الدین انجم وصیت نمبر 25715۔

مسل نمبر 30944 میں ناصرہ بیگم زوجہ قریشی منور احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد نمبر 6 حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-7-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے اور زیورات طلائی وزنی پانچ تولہ مالیتی پچیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناصرہ بیگم C 167 لطیف آباد نمبر 6 حیدر آباد گواہ شد نمبر 1 قریشی منور احمد مسل نمبر 30943 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 نصیر الدین انجم مربی سلسلہ وصیت نمبر 25715۔

مسل نمبر 30945 میں شیخ خرم وسیم ولد وسیم احمد شیخ صاحب قوم شیخ پیشہ ٹریننگ کام کر رہے ہیں عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راوی روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت ٹریننگ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ خرم وسیم گلی نمبر 1 B-35 قلعہ گچھمن سنگھ لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد صدیق شاکر وصیت نمبر 17571 گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد شیخ والد موصی وصیت نمبر 26876۔

مسل نمبر 30946 میں صبیحہ وسیم بنت شیخ وسیم احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ گچھمن سنگھ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک طلائی انگوٹھی وزن 1/2 تولہ مالیتی -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صبیحہ وسیم گلی نمبر B-35 قلعہ گچھمن سنگھ لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد صدیق شاکر وصیت نمبر 17571 گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد شیخ وصیت نمبر 26876۔

مسل نمبر 30947 میں شگفتہ وسیم بنت وسیم احمد شیخ قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ گچھمن سنگھ راوی روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی انگوٹھی نصف تولہ مالیتی -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شگفتہ وسیم B-35 گلی نمبر 1 قلعہ گچھمن سنگھ راوی روڈ لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد صدیق شاکر وصیت نمبر 17571 گواہ شد نمبر 2 وسیم احمد شیخ وصیت نمبر 26876 والد موصیہ۔

مسل نمبر 30948 میں زوبیہ فضل زوجہ فضل الٰہی قوم قاضی پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راوی روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/3 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 10 تولہ مالیتی -/50000 روپے۔ اور حق مہر -/15000 روپے۔ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/3 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زوبیہ فضل مکان نمبر4 گلی نمبر48 توحید آباد قلعہ لچھمن سنگھ راوی روڈ لاہور گواہ شد نمبر1 محمد صدیق شاکر وصیت نمبر17571 گواہ شد نمبر2 فضل الٰہی وصیت نمبر 26761 خاوند موصیہ۔

مسل نمبر30949 میں مسعود احمد ناصر ولد ناصر احمد مسعود قوم ٹھکر راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلی آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-8-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مسعود احمد ناصر C/O الیکٹرک پوائنٹ کوٹلی آزاد کشمیر گواہ شد نمبر1 ناصر احمد مسعود وصیت نمبر20312 گواہ شد نمبر2 ظہور احمد طاہر ورائٹی ہاؤس کوٹلی آزاد کشمیر۔

مسل نمبر30950 میں قدسیہ پروین زوجہ شیخ مبارک احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-10-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ 5 مرلہ نمبر8/2 دارالصدر شمالی ربوہ مالیتی-/25000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 3 تولہ مالیتی-/15000 روپے۔ 3۔ ترکہ از والد نقد رقم-/11000 روپے۔ اور حق مہر وصول شدہ-/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ قدسیہ پروین کوارٹر نمبر6 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 ناصر احمد وصیت نمبر23226 گواہ شد نمبر2 شیخ مبارک احمد وصیت نمبر19090 خاوند موصیہ۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم طاہر احمد صاحب تنویر انجینئر پاک سعودی کھاد فیکٹری میرپور ماتھیلو (سندھ) کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں اور رحیم یار خاں ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ بنت مکرم جمیل احمد صاحب گزشتہ دنوں سے پھیپھڑوں کی خرابی کی وجہ سے سخت علیل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے آمین۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالرؤف صاحب معلم وقف جدید کی والدہ محترمہ شریفاں بی بی زوجہ قاضی شریف احمد صاحب 19۔ دسمبر 1996ء کو وفات پا گئیں تھیں۔ ان کی بلندی درجات کے لئے احباب دعا کریں۔

○ مورخہ 96-11-26 کو صبح محترم مولانا چراغ دین صاحب سابق مربی سلسلہ صوبہ سرحد کے بھائی مکرم غلام محی الدین صاحب کی بیوہ مردان میں وفات پا گئیں۔ ان کا جنازہ محترم مولانا آدم خان صاحب نے مردان میں پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر دعا کرائی اللہ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان (ICAP) نے مورخہ 21 فروری 97ء کو PPT ٹیسٹ کرانے کا اعلان کیا ہے۔ اس ٹیسٹ میں انٹرمیڈیٹ اور بیچلر ڈگری حاصل کرنے والے ہردو طلبہ بیٹھنے کے اہل ہیں۔ درخواست فارم 20 روپے کے عوض کراچی' لاہور' اسلام آباد' فیصل آباد' پشاور' ملتان' سیالکوٹ' کوئٹہ اور حیدر آباد کے ICAP کے دفاتر یا منسلکہ اداروں سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ٹیسٹ فیس مبلغ 700 روپے ہے۔ مکمل درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12 جنوری 97ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

تحریک جدید کے سال نو (63) کا اعلان

اور افراد جماعت کا فرض

○ بفضل خدا تحریک جدید پر باسٹھ سال گزر چکے ہیں اور تریسٹھواں سال شروع ہو چکا ہے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی طرف سے قربانیوں کی دعوت پر والہانہ لبیک کہیئے۔ مسابقت کی روح کے ساتھ اولین موقع پر اپنی قربانی اپنے محبوب امام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کیجئے۔ ایسی قربانی۔

(1) جو آپ کی استطاعت سے کم نہ ہو اور آپ کی سابقہ قربانیوں سے بہت بڑھ کر ہو۔

(2) آپ کے اخلاص اور تحریک جدید کی عظمت کی آئینہ دار ہو۔

(3) آپ کے تمام افراد خاندان پر مشتمل ہو بلکہ وفات یافتگان کی طرف سے بھی پیشکش کی حامل ہو۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان دارالقضاء ربوہ

○ (مکرم عبدالسمیع بھٹی صاحب وغیرہ بابت ترکہ مکرم فضل احمد صاحب بھٹی)

مکرم عبدالسمیع صاحب بھٹی وغیرہ (آف کنری سندھ) ورثاء مکرم فضل احمد صاحب بھٹی نے درخواست دی ہے کہ موصوف قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر4/8 واقعہ محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ 10 مرلے ہمارے بھائی مکرم عبدالغفور صاحب بھٹی کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ موصوف کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ اہلیہ بھی وفات پا چکی ہیں جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرم عبدالسمیع صاحب بھٹی (بھائی)
(2) مکرم عبدالرحمان صاحب بھٹی (بھائی)
(3) مکرم عبدالغفور صاحب بھٹی (بھائی)
(4) محترمہ امۃ الرشید صاحبہ (بہن)
(5) محترمہ نصیرہ بیگم صاحبہ (بہن)
(6) محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ (بہن)
(7) محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ (بہن)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

تصحیح

○ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب فضل عمر ہسپتال و مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے بیٹے کی ولادت کا اعلان یوں پڑھا جائے۔ نومولود کا نام ولید احمد رکھا گیا۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔

بقیہ صفحہ 1

آپ کے قول میں برکت پڑے گی اور طاقت نصیب ہوگی۔ اور بات بات میں فرق ہوتا ہے۔ صرف چالاکی اور لفاظی کا فرق نہیں بلکہ سچائی کے وزن کا فرق ہے اور یہ ایسی حقیقت ہے جس کو دنیا سمجھے نہ سمجھے لیکن تسلیم کئے بغیر رہ نہیں سکتی۔

ایک سچے آدمی کی بات میں جو وزن ہے اس کے ساتھ ایک جھوٹے چالاک آدمی کی بات کا موازنہ ہو ہی نہیں سکتا۔ بڑے بڑے آپ نے دیکھے ہوں گے بڑی لفاظیاں کرنے والے مجلسیں لگانے اور سجانے والے ان کی باتوں کا کوئی بھی اثر نہیں۔ نہ ان کے اوپر نہ دوسروں پر۔ جیسے جیسے لطیفے چھوڑ جائیں گے لوگ ان پر ہنسیں گے۔ کوئی ایسا بے وقوف ہے وہ ایسا ہے وہ ایسا ہے اور ایسے ریڈیو پر بھی بڑے آتے ہیں بیان کرنے والے لیکن اپنا کردار دیکھو تو ان باتوں سے کوئی بھی متاثر نہیں ہوا۔ نہ ان کی باتیں سن کر کسی میں نیکی پیدا ہوتی ہے۔ پروگرام پنجابی کے بھی ہیں اردو کے بھی ہیں۔ ایسے بڑے بڑے لفاظ آتے ہیں اور پاکستان میں بڑے وہ ہردلعزیز پروگرام ہیں لیکن ان پروگراموں کو دیکھ کر ایک بھی آدمی صالح کبھی نہیں بنا۔ لیکن ایک آدمی جو خدا والا ہو وہ چھوٹی سی بات کرتا ہے اس کی بات میں وزن پیدا ہوتا ہے اس میں ایک تبدیلی پیدا کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔

(از خطبہ 18۔ اکتوبر 1996ء)

بقیہ صفحہ 3

سوچ کب بیدار ہوگی؟

کیا یہ ایک بہت بڑا قومی المیہ نہیں کہ جس شخصیت نے دنیا میں پاکستان کا نام روشن کیا۔ پاکستان کے سر پر عزت کا تاج سجایا اس کے خلاف اس کے اپنے وطن میں مظاہرے ہوں۔ قتل کی دھمکیاں ملیں؟ کیا کل کا مورخ جب ان سوالات کا جواب لکھے گا تو ہم ان کا سامنا کر سکیں گے؟ ڈاکٹر عبدالسلام آج ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن جو عزت اور تکریم وہ اپنے ملک پاکستان کے لئے چھوڑ گئے ہیں اس کے لئے ہر سنجیدہ سوچ رکھنے والا پاکستانی انکا ہمیشہ ممنون احسان رہے گا۔ جہاں تک ان کے ساتھ ان کے اپنے ہی ملک میں بعض لوگوں کے ناروا سلوک کا تعلق ہے تو ہمیں زیادہ دلگیر ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہر معاشرے میں۔ ہر سوسائٹی میں اس طرح کے چند لوگ موجود ہوتے ہیں اور اس طرح کے عناصر کی منفی سوچ کی مذمت ہر باشعور اور محب وطن کرتا ہے۔ آخر پر محترم ڈاکٹر عبدالسلام کی بلندی درجات کی دعا کے ساتھ ہم اتنی سی گزارش اہل وطن سے بھی کریں گے کہ۔

"ڈاکٹر عبدالسلام کو خراج عقیدت پیش کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ نفرتوں اور تعصبات کو ختم کر کے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ آئندہ کسی "عبدالسلام" کے ساتھ اپنے ہی وطن میں تیسرے درجے کے شہری سے بھی بدتر سلوک نہیں کیا جائے گا۔"

کوئٹہ الیکٹرونکس
فون دکان: 583568
دکان حکیم آرکیڈ حسین آگاہی۔ ملتان
ہمارے ہاں ہمہ قسم کے ٹی وی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
پروپرائیٹر:
چوہدری تجمل اشفاق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 26 - دسمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ ہمارے پاس 40 دن باقی رہ گئے ہیں۔ اس وقت انتہائی اذیت ناک صورت حال سے گزر رہے ہیں۔ عام انتخابات ملکی سالمیت اور قومی غیرت کا سوال ہیں ہم فکر مند ہیں۔ دو تین برس مل جاتے تو بہتر ہوتا۔ ایسے کاموں کی بنیاد رکھ کر جائیں گے کہ آنے والی حکومتوں کو انہیں ہر صورت مکمل کرنا پڑے گا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اسلام آباد میں میڈیکل کالج قائم کیا جائے گا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس عبد الحفیظ چیمہ نے قرار دیا ہے کہ شہریوں کو تحفظ دینے میں ناکام رہنے والی حکومت کو ٹیکس وصول کرنے کا کوئی حق نہیں۔ پولیس افسر ڈکیتی کی وارداتوں میں ایف آئی آر لکھنے سے ہچکچاتے ہیں اور متاثرہ شہری کو اپنی مرضی کا بیان لکھوا کر دستخط کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ ایس ایس پی اپنے ماتحتوں پر نظر رکھیں۔

○ صدر مملکت نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ سابق حکومت کی بدعنوانیوں کا کافی مواد موجود ہے۔

○ معزول وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے بی بی سی کو انٹرویو میں کہا ہے کہ انہوں نے قومی خزانہ سے کبھی ایک پیسے کو ہاتھ نہیں لگایا۔ اپنے بھائی اور باپ سے محروم ہونے کے بعد ہر انسانی جان انہیں عزیز تھی۔

○ قرضے معاف کرانے والے 100 سیاستدانوں کے کاغذات نامزدگی مسترد ہو سکتے ہیں۔ ان میں بیگم نصرت بھٹو، چوہدری شجاعت الٰہی، پرویز الٰہی، گوہر ایوب، لغاری اور سیف اللہ فیملی بھی شامل ہے۔ 7۔ جنوری تک قرضے واپس نہ کئے تو کاغذات نامزدگی مسترد ہو جائیں گے۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو بے بنیاد الزامات نہ لگائیں۔ حقائق کا سامنا کریں۔ محترمہ خاطر جمع رکھیں زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ نگران حکومت آصف زرداری کو زہر دینے جیسی قبیح حرکت کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ نہ جانے ان کے ذہن میں ایسا خیال کیوں آ رہا ہے۔ اخبارات میری گفتگو اور تقریر کو توڑ مروڑ کر شائع کرتے ہیں۔ کیا یہی آزادئ صحافت ہے۔ میں نے کبھی نہیں کہا کہ نگران حکومت کرپٹ عناصر کے خلاف شواہد جمع کرنے میں مکمل ناکام ہو گئی ہے۔

○ معزول وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی پرائیویٹ سیکرٹری ناہید خان نے کہا ہے کہ اگر غنوئ میں ذرا سی بھی شرم ہوتی تو سسر کے قاتلوں کے قدموں میں نہ گرتیں۔ غنوئ نے بے نظیر بھٹو کے کالے دوپٹے کی بھی شرم نہ رکھی۔

○ جمیعت علمائے اسلام کے حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ اگر ٹیکنو کریٹ نگران ٹیکنیکل کرپشن نہیں پکڑ سکے تو اور کون پکڑے گا۔

○ مسلم کمرشل بینک کے سابق صدر حسین لوائی کو وزیر اعظم اور گورنر سے ملاقات کے بعد گرفتار کر لیا گیا۔

○ مصدقہ ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ وزارت داخلہ نے پیر کی شب ہنگامی طور پر سابقہ حکومت کی بعض اہم شخصیات کے خلاف بڑی تعداد میں ریفرنس تیار کر لئے ہیں۔ یہ ریفرنس چوبیس گھنٹوں میں چیف احتساب کمشنر کو پیش کر دیئے جائیں گے۔

○ الیکشن میں حصہ لینے کے خواہشمند سابق ارکان اسمبلی نے چنبہ ہاؤس لاہور کے 28۔ لاکھ روپے کے واجبات ادا کر دیئے ہیں۔ واجبات ادا نہ کرنے والوں کی حتمی فہرست احتساب کمیشن کو بھجوائی دی گئی ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ عوامی خواہشات پر ٹکٹوں کے فیصلے تبدیل کئے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عمران خان سے نہ تو ملاقات کی ہے اور نہ انہیں کسی دوسری نشست پر ایڈ جسٹمنٹ کی پیشکش کی ہے۔

○ نگران حکومت کی طرف سے 3۔ فروری کو انتخابات کے انعقاد کے بار بار اعلان کے باوجود الیکشن کے فضا پیدا نہیں ہو رہی۔ ٹکٹوں کی تقسیم پر جھگڑے ہو رہے ہیں۔ لیکن اکثر لوگوں کی نظریں عدالت عظمیٰ پر لگی ہوئی ہیں۔

○ پاکستان ٹی وی نے رپورٹ دی ہے کہ بے نظیر بھٹو اور آصف زرداری ہی برطانیہ میں سرے کے علاقے میں محل کے مالک ہیں۔ یہ محل لاہور کے شاہی قلعہ سے دس گنا بڑا ہے۔ جس میں جہاز تک اتر سکتے ہیں۔ بلاول ہاؤس کراچی سے سرے کے محل کے لئے ساڑھے تین ٹن سامان کسی کرائے کے بغیر لندن بھیجا گیا تھا۔

○ جوڈیشل مجسٹریٹ راولپنڈی نے سابق وزیر اور اسلام آباد سے سابق رکن قومی اسمبلی نواز کھوکھر کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ اگر الیکشن سے دو ہفتے قبل بھی مجھے رہا کر دیا گیا تو راولپنڈی کی سیاست کا نقشہ بدل کر رکھ دوں گا۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ غنوئ بھٹو دشمن افراد کے ہاتھوں میں کھیل رہی ہیں۔ نواز شریف سے غنوئ کا اتحاد اس بات کا ثبوت ہے کہ اسے پاکستان کی سیاست کا کتنا علم ہے اور دوستوں دشمنوں کا کتنا پتہ ہے۔ مرتضیٰ کا قتل اور بے نظیر کی اقتدار سے علیحدگی ایک ہی سازش کی دو کڑیاں ہیں۔ ممتاز بھٹو کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ پیر پگاڑا سے اتحاد کا کیا فائدہ وہ بیچارہ وہ تو خود کبھی جیت نہیں سکا۔ انہوں نے کہا کہ بھٹو کا خون بہانے والوں سے کیوں ملیں گے۔؟

○ سابق چیئرمین جائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی ریٹائرڈ ایڈمرل افتخار سروہی نے انکشاف کیا ہے کہ 1988ء میں بے نظیر بھٹو کو آرمی چیف سے پانچ نکاتی معاہدے کے بعد حکومت ملی۔ بے نظیر جنرل اسلم بیگ سے ملیں اور معاہدہ ہو گیا۔

○ سیاست دانوں نے 15 برسوں میں 7۔ ارب روپے کے قرضے معاف کرائے ان میں سردار عطا محمد جعفر لغاری، چوہدری شجاعت حسین، چوہدری پرویز الٰہی، میر ظفر اللہ جمالی، فدا محمد خان، خواجہ احمد طارق رحیم، اور گوہر ایوب شامل ہیں۔ فاروق لغاری نے بھی 25 لاکھ کو معاف کرائے سیف اللہ فیملی، لغاری فیملی کے علاوہ بیگم نصرت بھٹو بھی اس میں شامل ہیں۔

○ الیکشن میں حصہ لینے والے امیدوار دھڑا دھڑ بلوں کی ادائیگیاں کر رہے ہیں۔ جن اداروں کو دن رات بل موصول ہو رہے ہیں ان میں محکمہ ٹیلی فون، واسا، زرعی بینک اور واپڈا شامل ہیں۔

○ جنرل اختر عبد الرحمٰن کے بیٹے اور سابق رکن قومی اسمبلی مسٹر ہمایوں اختر نے کہا ہے کہ نواز شریف مفادات چھوڑیں۔ غنوئ سے اتحاد برداشت نہیں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ میں الیکشن ضرور لڑوں گا۔

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ نزد چوک حضرت اماں جان، ربوہ

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
میں پانچ، دس مرلہ، اور ایک کنال کے چند پلاٹس
اور ربوہ میں پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت
کیلئے تشریف لائیں۔
رابطہ: کہکشاں پراپرٹی سنٹر
کہکشاں کالونی بالمقابل جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون نمبر: 211842

8 فٹ سائز سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلیویژن کا
رزلٹ 100٪ شاندار
(یعنی عام 16 فٹ ڈش کے برابر)
• اعلیٰ کوالٹی بھاری میٹریل ڈش
• آزمودہ مشہور زمانہ
ونر سیٹ ریسیور نیا ماڈل
• گارڈنر LNB امریکہ اور جاپانی وائر
• تمام اشیاء جینوئن اور No 1 گارنٹی کیساتھ
فری فٹنگ • فری سروس • پاکستان میں
ہر جگہ فٹنگ کی سہولت۔
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
آپکی سہولت کیلئے ہمارے فون نمبرز

211274
04524 - 213123
213223

طب یونانی میں
ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
فشار کیپسول
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
بنڈی بائی پاس
جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-254634
فیکس: 0431-219065

(ٹاپ کوالٹی)
شلوار قمیض
مردانہ۔ بچگانہ۔ لیڈیز
ریڈی میڈ ملبوسات
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار ربوہ
212039 فون دکان
211810 فون رہائش

ربوہ اور ربوہ کے گردو نواح کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی
خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع
دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379